جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت وجماعت اس امر میں کہ یہ گروہ غیر مقلدین اہل سنت وجماعت میں داخل ہے یا مثل اور فرقوں ضالہ کے اہل سنت سے خارج ہے

(۲) انکے ساتھ مخالطت اور مجالست اور انکو اپنی مسجد میں آنے دینا درست ہے یا نہیں

(۳) اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب

جواب سوال اول کا یہ ہے کہ فرقہ غیر مقلدین جن کی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر یعنی آمین پکار کے کہنا اور رفع الیدین در نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے اہل سنت سے خارج ہیں اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی [illegible] کے ہیں کیونکہ ان کے بہت سے عقاید اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں چنانچہ بطور نمونے کے چند عقاید اور مسائل انکے بیان کئے جاتے ہیں

عقاید

اول یہ ہے کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں چنانچہ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر کے صفحہ ۸ میں درج ہے۔

دوئم یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق معصوم ہیں حالانکہ مولوی حسین خان اپنی کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۲ میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک کا احکام پہنچانے میں مقرر ہے اور اسکی صحت پر مولوی نذیر حسین وشریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین کے مواہیر ہیں۔ سوئم یہ ہے کہ حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ نصر المومنین مصنفہ اخون صدیق پشاوری شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲ و ۶ میں الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی

قیمت

لکھا ہے کہ جسکے معنی یہ ہیں کہ بعض کے خاتم ہیں نہ سب کے حالانکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
خاتم النبیین سب کے ہیں چہارم حدیث احاد یعنی سوائے حدیث متواتہ کے آں حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا جس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے سوا ایک دو معجزے کے صادر نہیں ہوا کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات
حدیث متواتر سے ثابت نہیں چنانچہ کتاب دلیل محکم مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی
میں موجود ہے۔ **پنجم** اجماع کل امت جسکی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی
نہیں ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب مطبوعہ لاہور کے صفحہ
۱۳۱۔ اور کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۲۴ میں موجود ہے۔ **ششم** مجتہد کا قیاس
شرع میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق کے صفحہ ۷۹ میں اور اعتصام السنہ کے صفحہ
۳۶ میں موجود ہے۔ **ہفتم** مسئلہ رجعت کے قائل ہیں یعنی حضرت امام مہدی
علیہ الرحمۃ کے زمانے میں سب مردے جو انکی محبت میں مرے ہیں قبور سے قبل قیامت
زندہ ہو کر اُن سے مستفید ہوں گے۔ چنانچہ کتاب دراساۃ اللبیب مصنفہ مولوی معین
مطبوعہ لاہور کے ۲۶۹ میں موجود ہے **ہشتم** حضرت ابوبکر رض اور ان کے ہمراہی ارث
نہ دیتے حضرت فاطمۂ زہرا ایں خطا پر ہیں چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں موجود ہے
نہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ زہرا سا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ حضرت علی رض کے ساتھ کینہ رکھتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنہ مطبوعہ کانپور
مصنفہ مولوی عبد اللہ محمدی معروف جہاؤ ساکن مسو متصل الہ آباد کے صفحہ
۶۹ میں مذکور ہے۔ **دہم** چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے
متبع یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ یہ سب لوگ
کافر ہیں اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۷و۸ میں مذکور ہے۔

عملیات

اوّل پانی اگرچہ نہائت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جبتک
رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ مصنفہ نواب

صدیق حسن خاں رئیس بھوپال مہر شدہ مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۶ و ۷ مطبوعہ
میں جو مولوی محمد شاہ صاحب کے پاس ہے مرقوم ہے جسکا یہ مطلب ہوا کہ ایک پیالے
پانی میں یا ایک گھڑے میں اسقدر گویا موت یا شراب پڑجاوے کہ جس سے اسکا رنگ
اور بو اور مزہ نہ بدلے یا اسمیں کتا یا سور منہہ ڈالے یا کسی کنوئیں میں سور و کتا ڈوب مرے
وہ پانی پاک ہی اوس سے وضوء نماز درست ہے دوم لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے
چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۸ میں مذکور ہی سوم وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے
چنانچہ فتاوی ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد کے صفحہ ۲ میں جو مطبوعہ مطبع دہرم پرکاش
الہ آباد ہے درج ہی چہارم پیشاب کے بعد پانی وغیرہ سے استنجا کرنا بدعت ہے اور بدعت انکے
نزدیک ایسا فعل ہی جو آنحضرت کے بعد ہوا ہو اور ہر بدعتی انکے نزدیک دوزخی ہی چنانچہ کتاب
اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۳۰ میں تصریح ہی خلاصہ یہ ہو کہ استنجا کرنیسے دوزخی ہوتا ہی۔
پنجم جو کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے
چنانچہ کتاب ہدائیت قلوب قاسیہ دگلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید نو مسلم شاگرد مولوی
نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہی ششم تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑہنا اور
تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہی چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ
مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا ثلث سے زائد
عبادت کرنا جیساکہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام
مثل حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی وغیرہ سے ثابت ہے انکے نزدیک گناہ ہی
ہفتم مال تجارت میں اور سوا اونٹ گائے بکری کے اور جانوروں میں مثل بھینس
وبھیڑ وغیرہ کے زکوۃ واجب نہیں چنانچہ طریقہ محمدیہ تصنیف صدیق حسن خاں ترجمہ دررہیہ
مولفہ قاضی شوکانی کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ میں مذکور ہے خلاصہ یہ ہوا کہ تجارت کے مال میں خواہ
کروڑہا روپے کا ہو اور بھینس بھیڑ میں خواہ کروڑہا ہوں زکوۃ انہیں ہی۔ ہشتم خالہ
سوتیلی یعنی جسکا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا اس سے اسکے بھانجے کا نکاح درست ہے چنانچہ
فتوی مہری مولوی عبد القادر غیر مقلد شاگرد مولوی نذیر حسین ساکن دہلی امام کالی مسجد

ہیں کہ جسپر بلا انکار مولوی نذیر حسین کی مہر ہے موجود ہی اور وہ فتوی کاتب الحروف کے بعض احباب کے پاس موجود ہے بگھر[۹] ایک طلاق سے زائد دو طلاق دی ہوں یا تین اور بیچ میں رجوع نہ کیا ہو تو دو طلاق یا تین طلاق واقع نہ ہونگی اور اسکے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ[۱۰] کے درست ہو جاویگی چنانچہ کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۶۶ میں مذکور ہے۔ اور یہ بالکل خلاف ہے قرآن مجید اور تمام اہل اسلام کے دھم مرد پر سونے کا زیور حرام ہے نہ اور چیزوں کا چنانچہ طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۳۰ میں مذکور ہے جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ یا ہیجڑا چاندی کی پازیب بالے بالیاں کنگن وغیرہ سب درست ہیں یازدھم ایک مسالۂ انکا یہ ہے کہ پنیر جو شام میں سور کے پنیر مایہ سے بنایا جاتا اسکا مشہور تہا۔ یا اور چیزیں کہ جنمیں سور کی چربی پڑنی مشہور تھی جب وہ آنحضرت علیہ السلام کے پاس آتی تھیں آپ بلا دریافت کہاتے تھے چنانچہ فتوی مہری مولوی عطا محمد میں ہے جو رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع اتالیق ہند واقع لاہور مندرج ہے اور اس سالے میں مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ کی بھی مہریں موجود ہیں اور اس سالے کے چھپوانے میں مولوی نذیر حسین صاحب نے کوشش تام فرمائی چنانچہ مصنف رسالہ مذکور شروع میں اس امر پہ تصریح کرتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ ✦

جواب سوال دوم

غیر مقلدوں سے مخالطت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے اپنی مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ مسایل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ وہ اہل بدعت ہیں نہ اہل سنت اور مجالست و مخالطت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہے۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم[۱۱] اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ فَجَعَلَھُمْ اَنْصَارِیْ وَاَصْھَارِیْ وَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْقُصُوْنَھُمْ فَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ۔ انتھی اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں اس آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ کی تفسیر میں فرمایا ہے در حقایق تنزیل مذکور ست کہ سہل بن عبد اللہ تستری فرمودہ اند کہ من صحح ایمانہ و اخلص توحیدہ فانہ لا یوانس

[۱۰] یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے ۱۲ ۔ [۱۱] یعنی تحقیق حق تعالے نے اختیار کیا مجھ کو اور اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو پس کیا ان لوگوں انصار میرے اور سسرال میرے اور بیشک عنقریب آخر زمان میں ایک قوم آویگی کہ سمجھیگی انکو حقیر۔ دکھانا پینا اور نکاح کرنا انکے ساتھ چھوڑ دو اور نہ نماز پڑھو ساتھ انکے [illegible]

الی المبتدع ولا یجالسه ولا یواکله ولا یشاربه ولا یظهر من نفسه العداوة له
ومن داهن مبتدعا سلبه الله تعالیٰ حلاوة الایمان ومن تحبب الی المبتدع نزع الله
تعالیٰ نور الایمان من قلبه یعنی صحیح الایمان را باید که با بد عتیان انس نگیرد و هم مجالس و هم کاسه
و هم نواله با ایشان نشود و هر که با بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند
انتہیٰ کلام شاہ عبد العزیز طحطاوی نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبائح میں فرمایا ہے وهذه الطائفة
الناجیة قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفیون و
المالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب
الاربعة فی ذالک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهیٰ اور یہ بھی
مضمون اور بہت سی کتب دینیہ میں موجود ہے ضرورتًا اسی قدر قلیل پر اختصار کیا گیا۔

جواب سوال سوم

مسائل مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اُن کے پیچھے نماز درست نہیں ہے کیونکہ مسائل مذکورہ
اور عقائد مسطورہ بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز ہیں کما لا یخفیٰ

واضح ہو

کہ شہر دہلی میں باہم ہر دو فریق کے نزاع کی یہانتک نوبت پہنچی تھی کہ عدالت دیوانی اور فوجداری
میں مقدمات دائر ہو گئے تھے سو صاحب کمشنر بہادر دہلی نے فریقین کے لوگوں کو اپنی کوٹھی پر بلاکر
باہم ملاپ کرانا اور دفع فساد کرانا چاہا چنانچہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا کہ
کوئی شخص دوسرے سے معترض نہو اور بشرط رعایت رکھنے عدم مفسدات نماز کے ایکدوسرے
کے پیچھے نماز بھی پڑھ لے سو وہ ایک فیصلہ باہمی تھا نہ فتوائے شرعی بچند وجوہ اول کہ حکام والا شان
کو دینی امور میں کچھہ مداخلت نہیں دوم وہ فتووں پر دستخط کرتے ہیں نہ انمیں سوال
علمائے دین سے ہے نہ بحوالہ کتب دینیہ اسکا جواب رقم ہے سوم اُس پر مواہیر اور دستخط کرنیوالے
سب علمائے نہیں بلکہ اکثر طلبائے مولوی نذیر حسین اور بعض عوام سکنائے شہر ہیں گو اُنکے نام بر کملے

چوڑے لکھے گئے ہیں تاکہ مولوی معلوم ہوں اور بعض طرفین کے مولوی بھی ہیں اور پر ظاہر ہے کہ اگر وہ فتویٰ ہوتا تو ان عوام کی مہر اسپر کیوں ہوتی۔ مگر غیر مقلدوں نے اُسکو فتویٰ سمجھکر شہرت دی تاکہ اور لوگ دھوکے میں آجاویں بالغرض اگر یہ فتویٰ ہو بھی تو اس سے انکی وہ کتابیں کہ جنمیں حضرات مقلدین کو مشرک و کافر لکھا ہے سب باطل ہوگئیں آخر الامر انکے منہہ سے حق نکلگیا کہ مقلدین کے پیچھے نماز جائز رکھی واللہ اعلم

حررہٗ

وصی احمد السنی الحنفی السورتی

مواہیر و دستخط علمائے دہلی و کانپور وغیرہ

هو الموفق
الجواب صحیح والمجیب مصیب حررہٗ
قاضی شیخ احمد
عفی اللہ عنہ

هو العلی
اصاب و اجاد من اجاب وافاد واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم و احکم
حررہ بعید المتحاصل محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل فجعلہ من الآمنین
یوم الرجف والزلازل
محمد عادل
حاکم محکمہ شرع

هو المصوب
ایسا شخص گروہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے اور نماز اسکے پیچھے نہ پڑھنا چاہئے
کتبہ الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی عفی عنہ
محمد علی

هو الموفق

مجیب لبیب نے جو مسائل و احکام مخالف فرقہ اہل سنت و جماعت غیر مقلدین کے فرقہ اہل سنت سے خارج ہونے پر بطور دلیل کے انکی کتابوں سے لکھے ہیں انمیں سے بعض احکام انکی بعضی کتابوں میں راقم نے بھی دیکھے ہیں غیر مقلدین کے مسائل مخترعہ و احکام مبتدعہ بلاشبہ قابل رد و انکار ہیں کہ انمیں سے بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداع اور عموماً یہ سب احکام اہل سنت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہیں ایسے احکام مخالف اہل سنت کا معتقد و ملتزم بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے اور جب وہ شخص ایسے مسائل مخالفہ کے التزام سے اہل سنت کی جماعت سے خارج ہوا تو اُسکے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ اور اگر ایسے شخص کے مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد

ہوتا ہو تو انسداد فتنہ کیلئے مسجد میں آنے سے منع کرنا بہتر ہے واللہ اعلم
کتبہ محمد عبداللہ الحسینی الواسطی البگرامی عاملہ اللہ بلطفہ العمیم السامی
محمد عبداللہ الحسینی

محمد عبدالحق
مدرس فتحپوری

احمد اللہ ۱۳۰۲
منصور علی ان
ہست
امام مسجد حوض

خوشا جانباز محمد عمر ۱۲
بن کریم اللہ

صح الجواب

الجواب صحیح

محمد شاہ
مست
در دو جہاں

فقیر محمد حسین

الٰہی بخش
بندہ عاصم
دہلوی

محمد نذیر
سید
پے مقتیان
مدرس فتحپوریہ

محمد
حمید
عبدالنبی

محمد قاسم

محمد اسمٰعیل
مدرس مدرسہ دہلی

محمد عبدالغفور خاں

عبدالعزیز

محمد عبدالرؤف ۱۳۰۲

عبدالرحمٰن

فتح الدین

محمد گلاب
بگلزار عالم

سید
محمد اسمٰعیل

احمد علی

انی عبداللہ

محمد حسن علی

محمد عبدالعزیز

صح الجواب

المجیب مصیب

محمد سعید ارخان

حافظ عبدالحق

ہو الحکیم الرشید

حاجی محمد حجی

محمد عبدالکریم

محمد غریب الدین

غفران ربہ اللطیف
الراجی
محمد عبدالرحمٰن الشریف

قسمت عبدالحکیم
علم شد از فیض قاسم

کریم اللہ صاحب
مولوی محمد یعقوب لد مولو

احمد حسین

محمد سعید ۱۲۸۰
عبدہ یو

محمد اسحاق ولد
مولوی عبدالعزیز

قاضی احمد
محمد نصیر الدین

محمد امیر الدین

فی الحقیقت اگر ان لوگوں کے یہ عقاید اور یہ اعمال ہیں تو ایسا ہی ہے جیسا مجیب صاحب نے جواب دیا۔

محمد ظہور الاسلام

صح الجواب

فخر الحسن

هوالموفق

مجیب مصیب نے لامذہبوں کے جو عقاید اور اعمال تحریر فرمائے اُنسے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ فی الواقع یہ فرقہ فرقہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہی اور بخیال فساد و فتنہ انکو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دینا جائز ہے اور ان کے ساتھ مخالفت اور مجالست انکے پیچھے پڑہنا درست نہیں۔ کتبہ الراجی الی عفو ربہ القوی حافظ فتح محمد الفاروقی الحنفی الدہلوی۔

حافظ فتح محمد فاروقی

فی الواقع اس فرقہ لامذہب کو کہ جنکے عقاید موافق تحریر مفتی تحریر ہیں اہل سنت جماعت سے خارج سمجھنا اور انکے پیچھے نماز نہ پڑہنا اور بہ سبب فتنہ و فساد کے انکو مساجد میں آنے نہ دینا بجا اور درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

محمد ظہور الحمید

حررہ الراجی عفو ربہ المجید محمد ظہور الحمید عفا عنہ اللہ الوحید

فی الواقع جو غیر مقلدین ایسے ہوں کہ عقاید اُنکے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح ہوں اور مقلدین کو اپنے زعم فاسد میں مشرک اور بدعتی سمجھتے ہوں تو اُن کے پیچھے نماز پڑہنا اور ان کو بسبب فتنہ و فساد کے اپنی مساجد میں آنے دینا جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ ابو الحسنات محمد مہدی عفا عنہ اللہ الہادی الفرنگی محلی۔

۱۲۵۵ ابو الحسنات محمد مہدی	محمد عبد الجبار	محمد حبیب اللہ	محمد حامد علی	محمد عبد الخالق

جن مولانا مفتی محمد یوسف صاحب مرحوم

فیض الحسن	ذالک فضل اللہ	علی محمد	نور النبی	محمد عبد الصمد	محمد ظہیر الدین

فتویٰ مذکورہ مملو دستخط ہائے مشاہیر علماء کبار ہندوستان وغیرہم مدت مدید سے نایاب تھا جسکو دوسری بار طبع کرا کر شائع کیا۔ اب تیسری دفعہ بفرمایش حضرت جامع المعقول والمنقول شمس العلماء والفضلاء مولٰینا مولوی مفتی ولی محمد صاحب جالندھری۔ فقیر صانہ اللہ القوی الغنی نبی بخش حلوائی لاہوری مولف تفسیر نبوی نے طبع کرا کر ہدیہ ناظرین مشتاقین کیا خدا تعالےٰ قبول فرماوے۔ اور اب بار چہارم باسرار و آرزوئے بعض از محبان اہل سنت و جماعت

خفیف دیگر اضاف کو دہوکہ میں ڈالے۔ فقیر سید محمد عبد اللطیف شاہ بھر تہوی ما و ربابی مائدہ حال ان کا جناب اعلیٰ حضرت مجدد مائت حاضرہ مولینا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کفیر التعداد کتب نے جنکے جواب سے